باب۔ ۲۵

عمرہ

[وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّـهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ،(البقرة:۱۹۶)]

[فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ،(البقرة:۱۹۶)]

[وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا،(البقرة:۱۲۸)]

حدیث۱۶۵۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک ان گناہوں کے لیے کفارہ ہے جو اس کے درمیان سرزد ہوئے۔ حجِ مقبول کی جزا جنت ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۶۶۰،۱۶۶۱: نبی کریمؐ نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔ راویان: ابن عمرؓ اور عکرمہ بن خالدؒ۔

حدیث۱۶۶۲،۱۶۶۳: جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے؟ تو کہا، یہ بدعت ہے۔ پھر نبی مکرمؐ کے عمروں کی تعداد معلوم کی۔ بتایا گیا چار۔ پھر پہلے عمرے کے متعلق کہا گیا کہ یہ ماہ رجب میں کیا گیا تھا۔ ہم نے حضرت عائشہؓ سے تصدیق چاہی۔ انھوں نے فرمایا کہ آپؐ نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ راویان: مجاہدؒ، روہ بن زبیرؓ، اور حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۶۶۴ تا ۱۶۶۷: آنحضرتؐ نے ایک حج اور کل ۴ عمرے ادا فرمائے۔ پہلے ۳ عمرے ذی قعدہ میں ہوئے۔ پہلا عمرہ (جب حدیبیہ میں مشرکین نے روکا تھا)، دوسرا عمرہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر)، تیسرا عمرہ (جب حنین کا مال غنیمت تقسیم ہوا تھا)۔ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا گیا۔ راویان: قتادہؒ، ہمامؒ، اور ابواسحاقؒ۔

حدیث۱۶۶۸: وہ لوگ جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے ان کے لیے آنحضورؐ کا ارشاد ہوا، "تم لوگ رمضان کے مہینے میں عمرہ کرلو، یہ بھی حج کے برابر یا اس کے مثل ہوگا"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۶۶۹،۱۶۷۰: (حج تمتع): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۰۸، ۳۰۹، حدیث ۱۴۲۷، حدیث ۱۴۶۱ اور حدیث ۱۵۴۸۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۶۷۱: (حجتہ الوداع کے موقع پر) جن کے پاس قربانی کا جانور ساتھ تھا ان میں رسول اکرمؐ کے علاوہ صرف حضرت علیؓ اور طلحہؓ تھے۔ لہٰذا باقی سب کے لیے حکم ہوا کہ عمرہ کریں اور احرام کھول دیں۔ اور حج کے لیے دوسری بار احرام باندھیں۔ حائضہ خواتین نے حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔ سراقہ بن مالکؓ نے جب آنحضرتؐ کو عقبہ میں رمی کرتے دیکھا تو پوچھا، کیا یہ صرف آپؐ کے لیے ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، "نہیں ہمیشہ کے لیے"۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۱۶۷۲ تا ۱۶۷۴: حج کے موقع پر میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ لوگ دو نسک (حج اور عمرہ) کا ثواب حاصل کر رہے ہیں اور میں صرف ایک (حج) کا۔ آپؐ نے فرمایا، جب تم حیض سے پاک ہو جاؤ تو تنعیم جا کر عمرے کا احرام باندھو اور عمرہ ختم کر کے مجھ سے ملو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (اس موضوع سے متعلق تفصیل پہلے ہی آچکی ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۸، ۳۰۹، حدیث ۱۴۲۷، حدیث ۱۴۶۱، اور حدیث ۱۵۴۸)۔

حدیث۱۶۷۵: ایک شخص بڑے سے چغے میں ملبوس خوشبو لگائے رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضورؐ سے عمرے کے متعلق سوال کیا کہ وہ کس طرح کیا جائے؟ آنحضرتؐ اس وقت جس کیفیت میں تھے اسے حضرت عمرؓ نے جان لیا تھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ چناں چہ انھوں نے اس شخص کو اطلاع دی اور کہا کہ توقف کرے۔۔۔ کچھ دیر بعد حضورؐ کے خراٹے رکے۔ جوں ہی آپؐ اس کیفیت سے باہر نکلے تو پوچھا عمرے سے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ پھر آپؐ نے فرمایا، "اپنا چغہ اتار دے۔ خوشبو کو ہٹا لے۔ اور زردی کو دھو لے۔ اپنے عمرے میں وہی کر جو تُو حج میں کرتا ہے"۔۔۔ (یعنی ۷ بار طواف کعبہ، مقام ابراھیمؑ کے پاس ۲ رکعت نماز اور صفا و مروہ کے ۷ پھیرے)۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔

حدیث۱۶۷۶: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے قرآن کی آیت، إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّـهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا کی تفسیر پوچھی۔ (جواب کے لیے دیکھیں گذشتہ باب کی تفصیلی حدیث ۱۵۴۱)۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۱۶۷۷: ہم نبی کریمؐ کے ہمراہ عمرہ ادا کر رہے تھے۔ ہم نے پہلے کعبہ کا طواف کیا پھر صفا و مروہ کے پھیرے کر رہے تھے۔ اس وقت ہم سب نے آنحضرتؐ کو مکہ والوں کے تیروں سے حفاظت کے خیال سے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا ابھی آپ لوگ خانہ کعبہ کے اندر بھی گئے تھے؟ میں نے بتایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ حضرت خدیجہؓ کے متعلق حضورؐ کیا فرما رہے تھے۔ بتایا کہ آپؐ نے فرمایا، "خدیجہ کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنا دو، جو موتی کا ہوگا اور اس میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی"۔ راوی: عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۶۷۸: ابن عمرؓ سے لوگوں نے عمرے سے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے کہا کہ ۷ بار کعبہ کا طواف، مقام ابراھیمؑ کے پاس ۲ رکعت نماز اور صفا و مروہ کے ۷ پھیرے، عمرے کے لازمی ارکان ہیں۔ راوی: عمرو بن دینارؒ۔ (دیکھیں حدیث ۳۸۵)۔

حدیث ۱۶۷۹: (حج تمتع یا حج قران۔ احرام کا کھولنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۶۴ اور حدیث ۱۶۱۷۔ راوی: ابوموسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۱۶۸۰: میں نے اسماءؓ بنت ابو بکرؓ کے غلام عبداللہ سے سنا تھا کہ جب بھی اسماؓ "الحجون" کے پاس سے گذرتیں تو کہتیں، "اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہم آپؐ کے ساتھ اِس جگہ پر اترے تھے، اُس زمانے میں ہم لوگ ہلکے تھے۔ سواریاں بھی کم تھیں اور سامان بھی تھوڑا تھا۔ میں نے اور میری بہن عائشہؓ اور زبیرؓ نے عمرہ کیا۔ ہم نے خانہ کعبہ کو چھو لیا تو احرام کھول ڈالا۔ پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا"۔ راوی: الاسودؒ۔

حدیث ۱۶۸۱: نبی اکرمؐ جب بھی جہاد یا حج یا عمرے سے (مدینہ) واپس لوٹتے تو ہر بلند زمین پر ۳ تکبیریں کہتے اور پھر فرماتے، لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده، [یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اور کافروں کی فوج کو تنہا شکست دے دی]۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۶۸۲: رسول کریمؐ جب مکہ پہنچے تو بنی عبد المطلب کے کئی لڑکوں نے آپؐ کا استقبال کیا۔ حضورؐ نے ان میں سے ایک کو آگے اور ایک کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھالیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۶۸۳: آنحضرت جب مکہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے، اور جب واپس ہوتے تو ذی الحلیفہ میں وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے، اور پوری رات یہیں گذارتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۶۸۴، ۱۶۸۵: حضورؐ (سفر سے واپسی پر مدینہ) اپنے گھر رات ہونے سے پہلے پہنچ جاتے۔ آپؐ نے دوسروں کو بھی رات کے وقت گھر پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔ راویان: انسؓ اور جابرؓ۔

حدیث ۱۶۸۶، ۱۶۸۷: نبی کریمؐ سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی زمین یا اس شہر کے مکانوں کی دیواروں پر جوں ہی نظر پڑتی تو (اپنے اس مقام سکونت کی محبت میں) اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔ راویان: حمیدؒ، اور انسؓ۔

حدیث ۱۶۸۸: مدینے کے انصار جب حج کر کے واپس آتے تو اپنے گھر کے دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے۔ اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَـٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا، [یعنی، اور یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو، بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضی سے بچے، (البقرۃ:۱۸۹)]۔ راوی: ابو براءؓ۔

حدیث ۱۶۸۹: رسول مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ سفر (ایک طرح سے) عذاب کا ٹکڑا ہے کیوں کہ یہ ہمارے کھانے پینے اور سونے کے تمام معمولات کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس لیے جب ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھروں کو لوٹ جانا چاہیے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۶۹۰: نبی کریمؐ کو جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی اور اگر وہ وقت مغرب کے قریب ہو تو اس نماز کو مؤخر کر دیتے۔ (منزل پر پہنچنے پر) دونوں نمازوں یعنی مغرب اور عشا کو ساتھ ساتھ پڑھتے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۶۹۱ تا ۱۶۹۳: عبد اللہ بن عمرؓ مکہ جانے کے ارادے میں تھے۔ تو انھوں نے کہا کہ اگر کسی فتنے کے سبب میں کعبے میں داخل ہونے سے روک دیا جاؤں تو میں وہی کروں گا جو آنحضرتؐ نے حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا۔۔۔ چناں چہ انھوں نے بھی عمرے کا احرام باندھا اور مکہ روانہ ہوئے۔ ھدی بھی اپنے ساتھ لے گئے اور قربانی بھی کی۔ راویان: نافعؒ، اور سالم بن عبد اللہؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۳۸، ۱۵۳۹)۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۶۹۴: رسول اکرمؐ جس سال مکہ جانے سے روک دیے گئے تھے، اس سال آپؐ نے ھدی کی قربانی دی اور سر کے پورے بال اتروائے۔ اور دوسرے سال عمرہ ادا کیا۔ راوی: ابن عباسؓ اور عکرمہؓ۔

حدیث۱۶۹۵،۱۶۹۶: اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک دیا جائے تو تمھیں اللہ کے رسول کی سنت کافی ہے۔ تم کو چاہیے کہ عمرے کا احرام باندھیں، مکہ پہنچ کر خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ پھر ہر چیز کی حرمت سے باہر آجائیں، (یعنی احرام کھول دیں)۔ یہاں تک کہ دوسرے سال کریں۔ ھدی بھیجیں یا (جانور نہ ہو تو) روزے رکھیں۔۔۔ دوسری حدیث میں مسورؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے قربانی سے پہلے اپنے سر کے بال اتروائے اور صحابہ کو بھی اسی کا حکم دیا۔ راویان: ابن عمرؓ، سالمؒ اور مسورؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۳۸، ۱۵۳۹)۔

حدیث۱۶۹۷: (ایک سال) نبی مکرمؐ عمرہ کرنے کے لیے نکلے کہ قریش کے کفار نے خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے حضورؐ کو روک دیا۔ آپؐ نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر ڈالا اور اپنا سر منڈوالیا۔ راوی: عمرو بن عمری نافعؒ۔

حدیث۱۶۹۸: (فتنے کے زمانے میں عمرہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۹۱ تا ۱۶۹۳ اور ۱۶۹۵ ،۱۶۹۶۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۶۹۹تا۱۷۰۲: میں اپنے سر میں بے حد شدید جوئیں پڑ جانے کی شکایت لے کر آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا، "تو اپنا سر منڈا لے اور تین دن کے روزے رکھ لے یا پھر ۶ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری کی قربانی کر دے"۔۔۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ہو سکتا ہے قرآن میں فدیہ کی آیت اسی بات کے لیے اتری ہے۔ آیت کا حصہ یہ ہے، فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، [یعنی، پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ ایذا ہو تو وہ بدلے میں روزے رکھے یا خیرات کرے یا قربانی دے، (البقرۃ:۱۹۶)]۔۔۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ بھی اسی جوئیں کی شکایت کو لے کر حضورؐ سے ملے تھے اور آپؐ نے انھیں بھی یہی حکم دیا تھا۔ راوی: کعب بن عجرہؓ۔

حدیث۱۷۰۳،۱۷۰۴: رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے حج کیا اور گناہ کی کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی جماع کیا تو حج سے واپسی پر ایسا (گناہوں سے دھلا) ہو گا جیسے کہ ماں کے پیٹ سے جننے کے وقت بے گناہ تھا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۳۰)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۷۰۵ تا ۱۷۰۸: جب ہم حج کرنے نکلے تو ہم میں سے کچھ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ راستے میں انھیں گورخر (جنگلی گدھا جس کا گوشت اچھا سمجھا جاتا ہے) نظر آیا تو انھوں نے اس کا شکار کیا۔ جب وہ آنحضرتؐ سے ملے اور اس شکار کا تذکرہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ احرام کی حالت میں شکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن شکار کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ راوی: عبداللہ بن ابو قتادہؓ (اپنے والد سے)۔

حدیث ۱۷۰۹: میں نے نبی کریمؐ کو ایک گورخر کا تحفہ پیش کیا۔ آپؐ نے اسے واپس کر دیا۔ جب میرے چہرے پر ملال کے آثار دیکھے تو آپؐ نے فرمایا کہ دراصل میں اِس وقت احرام کی حالت میں ہوں۔ راوی: صعب بن جثامہؓ۔

حدیث ۱۷۱۰ تا ۱۷۱۳: وہ پانچ جانور، جن کو آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں یا حرم کی حدود میں مارنے کا حکم دیا وہ ہیں، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۷۱۴: ایک بار ہم منیٰ میں ایک غار میں تھے۔ آنحضرتؐ پر سورۃ المرسلات کا نزول ہو رہا تھا۔ آپؐ اس کو تلاوت فرمارہے تھے اور میں اسے سن کر سیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک سانپ کودا۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آپؐ نے فرمایا، "وہ تمھارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ ۔۔۔ (امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ منیٰ بھی حرم کی حدود میں آتا ہے لہٰذا سانپ مارنے کا حکم بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے)۔

حدیث ۱۷۱۵: آنحضرتؐ نے چھپکلی کو بھی موذی قرار دیا لیکن پھر بھی اسے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۷۱۶: عمرو بن سعید اپنی فوجیں لڑائی کے لیے مکہ روانہ کر رہا تھا تو اس سے ابو شرح العدویؓ نے کہا کہ اے امیر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ نبی کریمؐ نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا تھا "مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہاں خون ریزی کرے۔ حتیٰ کہ وہاں کا درخت تک نہ کاٹا جائے۔ (اور فرمایا تھا) میں نے جو جنگ کی تھی اس کی مجھے خصوصی اجازت ملی تھی۔ اب اس کی حرمت ویسے ہی ہو گئی ہے جیسے پہلے تھی"۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۶۵ اور حدیث ۱۴۹۲)۔ جواب میں عمرو بن سعید نے کہا کہ "اے ابو شرح! میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔ مکہ کسی نافرمان کو یا قاتل کو یا مفسد کو پناہ نہیں دیتا"۔ راوی: عدویؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۷۱۷: ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے۔ میرے لیے صرف ایک روز کی خصوصی اجازت تھی۔ یہ پہلے بھی حرام (یعنی حرمت والا) تھا اور میرے بعد بھی حرام رہے گا۔ سوائے اذخر کے، وہاں کی اور کوئی گھاس نہ اکھاڑی جائے۔ نہ ہی کوئی درخت کاٹا جائے۔ نہ شکار بھڑکایا جائے اور نہ یہاں کی کوئی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۲۶۵ اور ۱۴۹۲)۔

حدیث ۱۷۱۸: (مکہ مکرمہ کی حرمت): یہ مکرر حدیث ہے۔ اوپر بیان شدہ حدیث کے علاوہ دیکھیں حدیث ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۲۶۵ اور ۱۴۹۲۔ البتہ یہاں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جہاد کرنے کے لیے بلائے جاؤ تو جہاد کے لیے نکلو۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۷۱۹، ۱۷۲۰: نبی مکرمؐ نے احرام کی حالت میں پچھنے (گرم خون چوسنے کے لیے سر میں سوراخ) لگوائے۔ راویان: ابن عباسؓ اور ابن بحینہؓ۔

حدیث ۱۷۲۱: رسول معظمؐ نے حضرت میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۷۲۲: رسول اکرمؐ سے سوال کیا گیا کہ احرام کیسا ہونا چاہیے؟ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے اور نہ پاجامہ، نہ عمامہ اور نہ ٹوپی (یعنی بے سلا کپڑا پہنے)، اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس (خوشبو) لگی ہو۔ اگر اس کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے مگر ان کو ٹخنوں سے نیچا کر لے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۴۹)۔

حدیث ۱۷۲۳: آنحضرتؐ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جسے اس کی اونٹنی نے نیچے گرا کر اس کی گردن توڑ دی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ وہ شخص احرام کی حالت میں تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو غسل دو اور کفن پہناؤ۔ اس کے سر کو نہ ڈھانکو اور اس کو خوشبو کے قریب نہ لے جاؤ کیوں کہ یہ لبیک کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۷۲۴: عبداللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہؓ میں اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ احرام کی حالت میں سر کو دھویا جائے یا نہیں۔ عبداللہ بن عباسؓ نے عبداللہ بن حنین کو ابو ایوب انصاریؓ سے معلوم کرنے کے لیے ان کے پاس بھیجا۔ انھوں نے نہ صرف یہ بتایا کہ احرام کی حالت میں سر کو دھویا جا سکتا ہے بلکہ مظاہرہ بھی کر کے دکھایا کہ حضورؐ نے سر کس سے طرح دھویا تھا۔ راوی: ابراہیم بن عبداللہ بن حنینؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۷۲۵: نبی کریمؐ نے عرفات میں فرمایا تھا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۷۲۶: (احرام کیسا ہونا چاہیے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گزشتہ باب کی حدیث ۱۴۴۹ اور اوپر بیان شدہ حدیث ۱۷۲۲۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث۱۷۲۷: (حج یا عمرے کا لباس): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۲۵۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۷۲۸: ایک ماہ ذیقعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے خیال سے مکہ پہنچے تو کفار نے آپؐ کو خانہ کعبہ میں داخل ہونے نہ دیا۔ آپ نے اس شرط پر ان سے صلح کرلی کہ اب وہ مکہ اس حال میں داخل ہوں گے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں گی۔ راوی: براءؓ۔

حدیث۱۷۲۹: آنحضرتؐ نے مدینے کے لیے ذی الحلیفہ، نجد کے لیے قرن، اور یمن کے لیے میقات کے مقامات مقرر فرمائے۔ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

(دیکھیں حدیث ۱۴۳۱ تا ۱۴۳۳، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹)۔

حدیث۱۷۳۰: فتح مکہ کے سال جب رسول کریمؐ مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپؐ نے خود (یعنی سر کی حفاظتی ٹوپی کو) پہن رکھا تھا۔ حضورؐ نے جب اپنے خود کو اتارا تو ایک شخص نے آپؐ کے لیے کہا، "ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا، "اسے قتل کردو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۱۷۳۱: (عمرے کا طریقہ): اور یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۷۵۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔

حدیث۱۷۳۲ تا ۱۷۳۴: ایک شخص عرفات میں سواری سے گر پڑا اور گردن ٹوٹ جانے کے سبب اس کی موت واقع ہوگئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بیری کے پانی سے غسل دو۔ دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اس کو نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو۔ قیامت میں یہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸۹ تا ۱۱۹۲ اور اسی باب کی حدیث ۱۷۲۳)۔

حدیث۱۷۳۵: ایک عورت رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں نے حج کا ارادہ کیا تھا لیکن ان کا انتقال ہوچکا ہے۔ تو کیا اس کی طرف سے حج (حج بدل) کرسکتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، (اور پھر کہا) اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا کوئی قرض ادا نہ کرتی؟ یہ تو اللہ کا حق ہے اسے تم ضرور پورا کرو۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۷۳۶، ۱۷۳۷: حجتہ الوداع کے سال ایک عورت رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن اب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے حج کروں تو کیا حج ادا ہو جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ راوی: فضل بن عباسؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۴۲۳)۔

حدیث۱۷۳۸: حضورؐ نے مجھے رات کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ بھیجا تھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۷۲، ۱۵۷۳)۔

حدیث۱۷۳۹: میں آثار بلوغ میں تھا۔ اپنی گدھی پر سوار جب منیٰ پہنچا تو اس وقت رسول اکرمؐ نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف اول سے گزرتا ہوا دوسری جانب جا کر گدھی پر سے اترا اور آ کر صف میں شامل ہو گیا۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث۱۷۴۰، ۱۷۴۱: مجھے رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کا شرف حاصل ہوا جب کہ میں صرف سات سال کا تھا۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث۱۷۴۲: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ خواتین کے لیے بہتر اور عمدہ جہاد، "حج مقبول" ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۴۲۹)۔

حدیث۱۷۴۳: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ عورت ہمیشہ اپنے محرم کے ساتھ سفر کرے۔ اور کوئی شخص عورت سے اس کے کسی محرم کی موجودگی کے بغیر نہ ملے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۷۴۴: (وہ جو حج کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کے لیے) نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔(دیکھیں اسی باب کی حدیث ۱۶۶۸)۔

حدیث۱۷۴۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (۱) کوئی عورت ۲ دن کا سفر اپنے شوہر یا محرم کے بغیر نہ کرے۔ (۲) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزے نہ رکھے۔ (۳) فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے، جب تک کہ آفتاب طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔ (۴) مسجد الحرام، میری مسجد (مسجد نبویؐ) اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سامان سفر نہ باندھے۔ راوی: ابو سعیدؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ،۱۰۲۶، ۱۱۱۵، اور ۱۱۲۲)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۷۴۶: نبی کریمؐ نے ایک بوڑھے کا دیکھا جو اپنے بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، اس نے پیدل چل کر کعبہ جانے کی نذر مانی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نفس کو عذاب میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے، اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا۔ راوی: ثابت انسؓ۔

حدیث ۱۷۴۷، ۱۷۴۸: میری بہن نے خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر مانی، اور مجھ سے کہا کہ اس بابت میں رسول اکرمؐ سے معلوم کروں۔ چناں چہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر آپؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، وہ (کبھی) پیدل چلے اور (کبھی) سوار بھی ہو جائے۔ راوی: عقبہ بن عامر۔

Siddiqui Publications